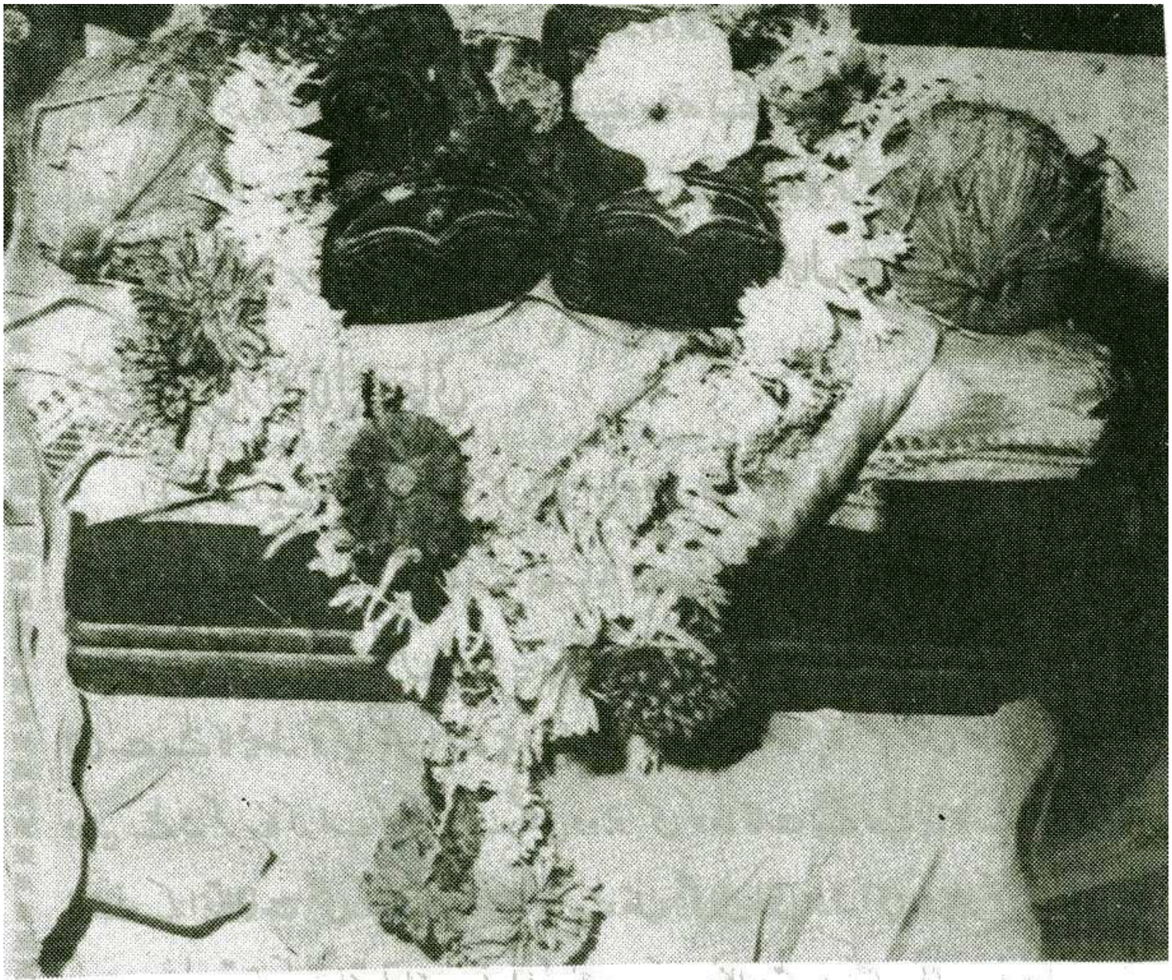

باباکاپاپوش آخرزیری بکتروالاجوتاابھی بھی سمادھی مندر میں موجود ہیں۔ بھگت لوگوں کو باباکے چرن پادکائیں (پوترجوتے میں) نظر آتے ہیں۔ بھگت لوگ اس کااعتقاد آداب اور مکتب سے پیش کرتے ہیں۔

آنے کے لیے کہااور وہ وہاں جانے کے لیے تیار تھا۔ چونکہ اس وقت اس کے آس پاس اپنا کوئی گھوڑا نہیں تھا اس لیے اس نے اپنے بیٹے کو بابا کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ اس کی اطلاع انھیں دے سکے۔ وہ ابھی گاؤں سے باہر ہی نکلا تھا کہ ادھر سے کاکا صاحب دکشت ٹانگے پر آتا ہوا دکھائی دیا جس نے بیٹے کو یہ بتایا کہ وہ خوشحال جی کو ہی لینے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ چناں چہ پھر کاکا صاحب بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لے کر خوشحال چند جی کے پاس آئے پھر کاکا صاحب دکشت خوشحال کے ساتھ شرڈی لوٹے اور خوشحال چند بابا سے ملا جس سے سب کو مسرت حاصل ہوئی۔ بابا کی یہ لیلا دیکھ کر خوشحال چند بہت متاثر ہوا۔

بمبئی کا شری رام لال پنجابی

ایک دفعہ ایک پنجابی برہمن جس کا نام رام لال تھا جس نے خواب میں بابا کو دیکھا جنھوں نے اسے شرڈی آنے کے لیے کہا۔ بابا اس کے خواب میں ایک مہنت (سادھو) کی شکل میں نمودار ہوئے لیکن اس کو یہ پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں رہتے ہیں۔ اس نے جاکر ان سے ملنے کا فیصلہ تو کیا لیکن اسے چوں کہ ان کے جائے مقام کا علم نہیں تھا اس لیے وہ یہ طے نہ کر سکا کہ اب کیا کرے۔ لیکن وہ جو کسی کو ملاقات کے لیے بلاتا ہے اس کو لانے کے انتظامات بھی کرتا ہے۔ اس معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی دوپہر کو جب وہ گلی میں چہل قدمی کر رہا تھا تو اس نے بابا کی تصویر ایک دکان میں دیکھی۔ اس نے خواب میں جس مہنت کو دیکھا تھا اس کے نقوش تصویر سے ہو بہو ملتے تھے۔ پوچھ گچھ کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ یہ تصویر شرڈی کے سائی بابا کی تھی۔ چناں چہ اس کے فوراً بعد وہ شرڈی چلا گیا جہاں وہ آخری دم تک مقیم رہا۔

اس طرح بابا اپنے بھگتوں کو درشنوں کے لیے شرڈی بلا کر ان کی مادی اور روحانی ضروریات پوری کرتے تھے۔

کرتے رہے پھر شاما کی منت کی رسومات پورا کرنے کے بعد وہ دونوں شرڈی کے لیے روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچنے کے بعد کاکا جی مسجد میں جا کر بابا کے قدموں پر گر پڑا۔ اس کی پلکیں نم ہو گئیں اور اس کے من کو سکون حاصل ہو گیا۔ دیوی ماں کے خواب کے مطابق جیسے ہی اس نے بابا کو دیکھا تو اس کے من کی ساری پریشانی جاتی رہی اور وہ پر سکون و مطمئن ہو گیا۔ کاکا جی نے اپنے من میں سوچنا شروع کیا "یہ کیسی لاجواب طاقت یا قدرت ہے" بابا نے کچھ کہا نہیں، کوئی سوال و جواب نہ ہوئے کوئی آشیرواد یا دعائے خیر نہیں دی گئی۔ صرف درشن ہی خوشی کے لیے کافی تھا۔ ان کے محض درشن سے میرے دل کی پریشانی جاتی رہی۔ مجھ پر احساس مسرت طاری ہو گیا۔ اس کو درشن کی عظمت قرار دیتے ہیں اس کی نگاہیں بابا کے قدموں پر ٹکی ہوئی تھیں اور وہ کوئی لفظ نہ بول سکا۔ بابا کی لیلاؤں کے بارے میں سن کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی اس نے پوری طرح خود کو بابا کی تحویل میں دے دیا اور اپنے غموں اور پریشانیوں کو بھول گیا جس کے نتیجے میں اسے مکمل مسرت حاصل ہوئی۔ وہ وہاں بارہ دن تک رہا اور اس کے بعد بابا سے اجازت، پرشاد اور ان کی دعائیں لے کر گھر لوٹا۔

راہاتا کا خوشحال چند

کہتے ہیں صبح کے وقت دیکھا ہوا خواب اکثر جاگنے کے بعد سچ ثابت ہوتا ہے۔ یہ سچ ہو سکتا ہے لیکن بابا کے خوابوں سے وقت کی اس پابندی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مثال کے طور بابا نے ایک دوپہر کو کاکا صاحب دکشت سے کہا کہ وہ راہاتا جا کر خوشحال چند کو شرڈی لے آئے کیوں کہ انھوں نے اسے کافی عرصے سے نہیں دیکھا تھا۔ چنانچہ کاکا صاحب نے ایک ٹانگہ لے کر راہاتا کا رخ کیا۔ اس نے خوشحال چند سے مل کر اسے بابا کا پیغام دیا۔ یہ سن کر خوشحال چند نے حیران ہوتے ہوئے کہا کہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد جب وہ تھوڑی دیر کے لیے سویا تو بابا نے اس کے خواب میں آکر اسے فوراً شرڈی

صحت یاب ہونے پر وہ چاندی کی چھاتیاں بنوا کر اس کے ہاں بھینٹ کرے گی۔ یہ دونوں منتیں پوری نہ کی گئیں۔ موت کے بستر پر پڑے ہوئے ماں نے اپنے لڑکے کو بلا کراسے دونوں منتوں کے بارے میں بتایااور اس سے وعدہ لیا کہ وہ یہ دونوں منتیں پوری کرے گا۔ماں کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد شاما یہ دونوں منتیں بھول گیااور اس طرح تیس سال گزر گئے۔اسی دوران شرڈی میں ایک مشہور نجومی آیااور وہاں تقریباً ایک ماہ رہا۔ شریمان بوٹی اور دوسروں کے بارے میں کی گئی اس کی پیشن گوئیاں سچ ثابت ہوئیں جس کی وجہ سے سب خوش ہوئے۔ شاما کے چھوٹے بھائی باپاجی نے بھی اس سے کچھ دریافت کیا جس کے دوران نجومی نے اسے ماں کی دو منتوں کے بارے میں بتایا جن کو پورا کرنے کا وعدہ اس کے بڑے بھائی نے ماں کے انتقال کے وقت اس سے کیا تھااور جو ابھی تک پوری نہیں کی گئی تھیں۔اس کی وجہ سے دیوی ان سے ناراض تھی اور وہ ان کے لیے مصائب پیدا کر رہی تھی۔ یہ سوچ کے کہ اب مزید دیر نہایت خطرناک ہوگی اس نے ایک سنار کو بلوا کر چاندی کی دو چھاتیاں تیار کرائیں اور مسجد میں جا کر انھیں بابا کے سامنے رکھتے ہوئے ان سے گزارش کی کہ وہ انھیں قبول کر کے اسے منت سے نجات دلائیں۔ کیوں کہ اس کے لیے باباہی شرنگی دیوی ماں کے برابر ہیں۔ بابا نے اُسے کہا کہمندر میں جا کر ذاتی طور پر انھیں بھینٹ کرے۔ چناں چہ بابا کی اجازت لے کر اوراودی حاصل کر کے وہ وانی روانہ ہو گیا اور پجاری کو تلاش کرتے ہوئے کاکاجی کے گھر تک پہنچا۔ عین اسی وقت کاکا کو بھی بابا سے ملنے کی تشویش ہو رہی تھی۔ یہ کیسا عجیب و غریب اتفاق تھا۔

کاکاجی نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھااور جب اسے یہ معلوم ہوا کہ وہ شرڈی سے آیا تھا تو اس نے فوراً اسے گلے لگایا محبت کا ایسا ولولہ اس وقت اس کے دل میں پیدا ہوا۔ اس کے بعد وہ سائی دونوں بابا کی لیلاؤں کے بارے میں بات

"تم خواہ مخواہ بھگوان شو کی مقدس مندر میں گئے۔ میرا مطلب شرڈی کے بابا شری سائی سمرتھ سے تھا"۔

اب کاکا کے سامنے یہ سوال تھا کہ وہ کب اور کیسے شرڈی جائے اور کس طرح بابا کو دیکھے۔ اگر کسی میں اس کی شدید خواہش پیدا ہو کہ وہ کسی سنت کو دیکھے تو نہ صرف وہ سنت بلکہ خدا بھی اس کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ حقیقت میں سنت اور اننت (فقیر اور خدا) دونوں ایک ہی ہیں۔ ان دونوں میں ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ وہ جاکر سنت کو دیکھے گا تو یہ محض لفاظی کرتا ہے۔ جب تک کہ سنت ایسا نہیں چاہتا کوئی بھی جاکر اسے نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے حکم کے بغیر پیڑ کا پتا تک نہیں ہلتا۔ بھگت اپنے سنت کو ملنے کے لیے جتنا متمنی ہوگا وہ خود کو ان کے لیے جتنا وقف کرے گا اور جتنا وفادار ہوگا اتنی ہی جلدی اور موثر انداز میں اس کی خواہش پوری ہوگی جس سے اس کے دل کو تسکین نصیب ہوگی۔ جو کسی کو دعوت دیتا ہے وہ اس کو خوش آمدید کہنے کے انتظامات بھی کرتا ہے۔ ایسا ہی کاکا جی کے ساتھ بھی ہوا۔

شاما کا عقیدہ

کاکا شرڈی کی تیرتھ یاترا کرنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ ایک مہمان اسے شرڈی لے جانے کے لیے اس کے گھر آیا۔ وہ کوئی اور نہیں شاما تھا جو بابا کا سب سے قریبی اور پیارا بھگت تھا۔ اب رہا یہ سوال کہ شاما کیوں اور کس طرح اس موقع پر وانی پہنچا۔ یہ ابھی ہم دیکھیں گے۔ شاما جب ابھی بہت چھوٹا تھا تو وہ سخت بیمار پڑا۔ اس کی ماں نے وانی آکر اپنے کنبے کی سپت شرنگی دیوی کے سامنے یہ عہد کیا کہ اگر اس کا بچہ صحت یاب ہو جائے گا تو اسے اس کے قدموں میں ڈالتے ہوئے اس کو اس کی خدمت کے لیے وقف کردے گی۔ اس موقع پر اس نے اپنی دیوی کے سامنے ایک اور عہد یہ کیا یا منت مانی کہ

ہیں۔ دوسرے تو انھیں محض افسانے یا حکایتیں تصور کریں گے۔ سائی کے خوش نصیب بھگت سائی لیلاؤں کو اس پیڑ کی مانند پائیں گے جو خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ سائی لیلائیں معصوم آتماؤں کو نجات، گھر گرہستی رکھنے والوں کو تسکین اور خواہش مند حضرات کو سادھنا عطا کرائیں گی۔اب ہم کہانی کی طرف آتے ہیں۔

کاکاجی وید (حکیم)

ناسک ڈسٹرکٹ میں وانی کے مقام پر ایک شخص جس کا نام کاکاجی وید تھا رہتا تھا۔وہ وہاں سپت شرنگی دیوی کا پجاری تھا۔ ناموافق حالات اور مصائب نے اس کو اس حد تک گھیر لیا کہ اس کے من کا سکون جاتا رہا اور وہ پریشان ہو گیا اُس نے دیوی سے ان حالات کی پریشانیوں سے نجات دلانے کی استدعا کی۔ دیوی اس کی وقف گزاری سے خوش ہو گئی اور اس نے اس رات اس کے خواب میں نمودار ہو کر کہا:

"تم بابا کے پاس جاؤ پھر تمہارے من کو سکون و طمانیت حاصل ہو گی" کاکا دیوی سے یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ بابا کون صاحب ہیں لیکن اس سے پہلے کہ اسے اس سلسلے میں کوئی وضاحت حاصل ہوتی وہ بیدار ہو گیا۔ پھر اس نے یہ سوچنا شروع کیا کہ بابا کون ہو سکتا ہے جس کے پاس جانے کے لیے اس کی دیوی نے حکم دیا ہے۔ کچھ غور و فکر کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ یہ بابا بھگوان شو ہو سکتے ہیں۔ چناں چہ وہ ناسک ضلع کے ایک مقدس مندر میں چلا گیا اور وہاں دس دن تک مقیم رہے۔اس دوران وہ ہر صبح اشنان کرنے کے بعد رُور منتر کا جاپ کرتا رہا اور پنڈی پر تازہ سر دپانی چڑھاتا رہا۔ ساتھ ہی دوسری رسومات بھی انجام دیتا رہا۔ لیکن یہ سب کرنے کے بعد بھی وہ اتنا ہی پریشان رہا جتنا ان سے قبل تھا۔ تب اس نے واپس آکر ایک بار پھر قابلِ رحم انداز میں دیوی سے مدد کی درخواست کی۔ اس رات ایک بار پھر وہ اس کے خواب میں نمودار ہو کر اس سے یوں مخاطب ہوئی:

معلوم ہونے کے ساتھ ہی ساتھ علم حاصل ہوتا ہے۔

سائی اپنے بھگتوں کی خواہشات کو پوری طرح جانتے ہیں اور انھیں پورا کرتے ہیں۔ اس لیے وہ جو چاہتے ہیں اسے پاتے ہیں۔ اور اس کے لیے ان کے احسان مند ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم انھیں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور انھیں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ہمارے سارے قصے بھلاتے ہوئے تمام مصائب سے آزاد کریں۔ جو شخص مصائب میں گھرا ہو اور سائی بابا کو اس طرح یاد کرتا اور ان کی پوجا کرتا ہے اس کے من کو ان کی مہربانی سے شانتی اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

ہیماڈ پنت کا کہنا ہے کہ سائی بابا، جو رحم کے سمندر ہیں اس کی تائید کرتے تھے جس کے نتیجے کے طور پر یہ زیر نظر کتاب جس کا نام "سائی ست چرت" ہے وجود میں آئی۔ ورنہ اس کے پاس کون سی خصوصیات تھیں کہ وہ اتنا بڑا کام ہاتھ میں لیتا۔ چوں کہ سائی بابا نے ساری ذمے داری اٹھائی اس لیے ہیماڈ پنٹ کو کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا اور نہ کوئی فکر لاحق ہوئی۔ جب علم کی روشنی وہاں اس کی تحریک کے لیے موجود تھی تو پھر وہ کیوں شک کرتا یا پریشان ہوتا۔ سائی نے اس کتاب کی صورت میں اس سے خدمت لی۔ پچھلے جنموں میں جمع اس کی اچھائیوں یا اوصاف کی وجہ سے ہے۔ اس لیے وہ خود کو بڑا خوش نصیب اور نجات یافتہ تصور کرتا ہے۔

نیچے پیش کی گئی کہانی محض حکایت نہیں ہے بلکہ خالص امرت ہے۔ جو اس کو پیتا ہے وہ سائی کی عظمت اور ان کے ہر شئے میں موجود ہونے کی حقیقت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ وہ جو بحث یا نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں انھیں یہ کہانیاں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ یہاں جس شے کی ضرورت ہے وہ بحث مباحثہ نہیں بل کہ لامحدود محبت اور خود کو وقف کرنا ہے۔ پڑھے لکھے، وقف کردہ اور وفادار معتقد وہ ہیں جو خود کو فقیروں اور سنتوں کے غلام تصور کرتے ہیں اور جو ان کہانیوں کو پسند کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو سمجھتے بھی

تیئسواں باب

شرڈی کا بلاوا

[(۱) وانی کا کاکے وید(حکیم) (۲) بمبئی کا پنجابی رام لال۔]

ابتدائیہ

مہرباں سائی جو رحم کا مسکن اور اپنے بھگتوں سے بے پناہ محبت کرتے ہیں کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔ ان کے محض درشن سے اس سنسار کا خوف جاتا رہتا ہے اور مصائب کا قلع قمع ہوتا ہے۔ ان کی پہلے کوئی شکل صورت نہیں تھی لیکن بھگتوں کی یکسوئی اور شدید محبت یا مخالفت کی وجہ سے وہ شکل و صورت اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے۔ بھگتوں کو آزاد کرنا اور اس قابل بنانا کہ وہ عرفان ذات کی منزل تک پہنچ سکیں۔ سنتوں یا پیروں فقیروں کا مقصد ہوتا ہے اور سائی ایسے سنتوں میں سب سے عظیم ہیں۔ اس لیے ان کا بھی وہی مقصد ہے۔ وہ لوگ جو ان کے قدموں میں پناہ لیتے ہیں ان کے سارے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی ترقی یقینی ہو جاتی ہے۔ ان کے قدموں کو یاد کرتے ہوئے براہمن مقدس مقامات سے ان کے پاس آکر مقدس کتابیں پڑھتے اور ان کی موجودگی میں گائیتری منتر کا جاپ کرتے۔ ہم جو کہ کمزور اور بغیر کسی خوبی و وصف کے ہیں نہیں جانتے ہیں کہ بھگتی کیا ہوتی ہے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ دوسرے چاہے ہمیں چھوڑ جائیں پر سائی ہمیں کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ وہ جن کی طرفداری کرتے ہیں انھیں بے انتہا تقویت ملتی ہے اور انھیں اصلی اور نقلی کا فرق